

# 1 عمومی جائزہ

مالی سال 15ء کے ابتدائی مہینوں میں پاکستانی معیشت کو کئی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آئی ایم ایف کے ساتھ اجلاسوں میں توسیعی فنڈسہولت کا چوتھا جائزہ مکمل نہ ہو سکا۔ چنانچہ چوتھی قسط میں تاخیر کی وجہ سے بازار مبادلہ میں غیر یقینی کیفیت پیدا ہوئی۔ وسط اگست میں اسلام آباد میں ہونے والے سیاسی واقعات نے ملک کی معاشی سرگرمیوں پر اثر ڈالا۔ ستمبر میں ملک کے اہم زرعی علاقے (پنجاب) کا بڑا حصہ سیلاب کی زد میں آگیا جس سے کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا۔ خدشہ تھا کہ ان نقصانات سے تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمت بڑھ جائے گی جس سے گرانی کی توقعات میں تیزی آئی۔

اس پس منظر میں اہم معاشی اظہاریوں کی کارکردگی مالی سال 14ء کی دوسری ششماہی کی مثبت پیش رفت کے مطابق نہ چل سکی۔ 15 مئی کی پہلی سہ ماہی میں جاری اور مالیاتی کھاتے میں زیادہ خسارے دیکھے گئے جنہیں ملکی وسائل سے پورا کرنا پڑا (جدول 1.1)۔ اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر کسی قدر کم ہو گئے اور پاکستانی روپے کی قیمت

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار			
سہ ماہی 15ء	سہ ماہی 14ء	سہ ماہی 13ء	شرح نمو (فیصد)
2.0	7.0	6.8	بڑے پیمانے پر اشیاء سازی الف
7.5	8.0	8.1	صارف اشاریہ قیمت (مدتی اوسط) 1، الف
1.6	دستیاب نہیں	-0.5	مٹی شیعہ کا قرضہ ب
-0.1	دستیاب نہیں	0.2	رشد زر (زر 2) ب
-10.4	5.8	9.0	برآمدات (کسٹم) الف
11.6	6.2	3.0	درآمدات (کسٹم) الف
537.9	2,810	475.3	گیس حاصل - ایف بی آر (ارب روپے) ج
-3.7	دستیاب نہیں	-6.0	شرح مبادلہ (+ اضافہ - کی فیصد) ب
ارب ڈالر			
8.9	دستیاب نہیں	4.7	اسٹیٹ بینک کے بیل ذخائر (ختم مدت) ب
4.7	16.7	3.9	کارکنوں کی ترسیلات ب
0.2	4.3	0.2	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ب
-1.6	-2.8	-1.3	جاری کھاتے کا توازن ب
فیصد جی ڈی پی 2			
-1.2	-4.9	-1.1	مالیاتی توازن 2
ع: جمہوری، ہ: سالانہ منصوبہ 2014-15ء میں حکومت کے اہداف۔			
1۔ سہ ماہی کے لیے صارف اشاریہ قیمت کی اوسط میں سال بسال نمو۔			
2۔ سالانہ منصوبہ 2014-15ء میں پورے سال کی جی ڈی پی کے تخمینوں پر مبنی۔			
ماخذ: الف۔ پاکستان ہفت شماریات؛ ب۔ بینک دولت پاکستان؛ ج۔ وفاقی بورڈ آف ریونیو؛ د۔ وزارت خزانہ۔			

میں سہ ماہی کے دوران 3.7 فیصد کمی آئی۔ اس دوران بڑے پیمانے پر اشیاء سازی میں سست رفتاری اور خریف کی فصلوں کی ہدف سے کم کارکردگی کی بنا پر 15 مئی کی جی ڈی پی نمو کے ہدف کے حصول میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔ واحد استثناء عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت تھی جو پوری سہ ماہی کے دوران کم ہوتی رہی۔

1 تاہم سال کی دوسری سہ ماہی میں صورتحال خاصی تبدیل ہو گئی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے سیکشن 1.2 اور اسٹیٹ بینک کا زرعی پالیسی بیان برائے جنوری 2015ء۔

بہر کیف، م س 15ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران معیشت میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی ہے جس کے سال کے بقیہ حصے میں برقرار رہنے کا امکان ہے۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ تیل کی عالمی قیمتیں پانچ سال کی کم سے کم سطح تک آگئی ہیں اور اس کی کافاندہ ملکی صارفین کو منتقل کیا جا رہا ہے (سیکشن 1.3)۔ نومبر اور دسمبر کی سال بسال گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بالترتیب صرف 4.0 فیصد اور 4.3 فیصد تھی جو 13 برسوں کی پست ترین شرح ہے۔ تیل کی کم قیمتیں غذائی گرانی کو گھٹانے کے علاوہ پاکستان کے درآمدی بل اور تجارتی خسارے کو قابو رکھنے میں بھی مدد دیں گی۔ مزید یہ کہ آئی ایم ایف پروگرام کے چوتھے اور پانچویں جائزے سے متعلق گفت و شنید نومبر میں کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی اور 19 دسمبر 2014ء کو بورڈ نے منظوری دی۔

آئی ایم ایف معاشی اصلاحات پر پیش رفت سے بڑی حد تک مطمئن ہے اور اس نے دسمبر 2014ء میں 1.1 ارب ڈالر کی چوتھی اور پانچویں مشترکہ قسط کی منظوری دے دی ہے۔ حکومت پہلے ہی بین الاقوامی منڈی میں ایک ارب ڈالر کے صلوک جاری کر چکی ہے اور امکان ہے کہ حصص کی فروخت کے ذریعے مزید بیرونی مدد اور عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور اتحادی سپورٹ فنڈ سے اضافی رقم حاصل کرے گی۔ اس تناظر میں سال کے بقیہ حصے کے دوران کمرشل بینکوں سے کم حکومتی طلب متوقع ہے اور پھر بینکوں کو نجی شعبے میں اپنی رقوم زیادہ پیداواری انداز میں استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

### 1.1 معاشی جائزہ

حکومت نے م س 15ء کے لیے 5.1 فیصد جی ڈی پی نمو مقرر کی ہے۔ یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ یہ ہدف قابل حصول ہے تاہم ابتدائی تخمینوں سے اجناس پیدا کرنے والے شعبے میں کچھ دشواریاں معلوم ہوتی ہیں۔ کاشتکاروں نے پچھلے سال کم آمدنی کی وجہ سے گئے کی کاشت کا رقبہ کم کر دیا تھا جس سے پیداوار کو نقصان ہوا۔ اگرچہ اس سال کپاس زیادہ رقبے پر بونئی گئی تاہم پیداوار کے ہدف سے نیچے رہنے کی توقع ہے (باب 2)۔

صنعتی شعبہ جلی تصویر پیش کر رہا ہے۔ سیمنٹ کی زیادہ مقدار، فولاد کی درآمدات اور پی ایس ڈی پی کے زیادہ اخراجات سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں تعمیراتی سرگرمیوں میں تیزی آئی (سیکشن 2.2)۔ اس کے برعکس بڑے پیمانے پر اشیا سازی کی نمو میں م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کمی درج کی گئی کیونکہ مقامی اشیا سازوں کو گیس کی قلت کا سامنا کرنا پڑا (خصوصاً کھاد، ٹیکسٹائل، کاغذ، شیشے اور چمڑے کے شعبوں میں)۔ مزید برآں، چین اور بنگلہ دیش سے دھاگے اور کپڑے کی پست طلب کی بنا پر ٹیکسٹائل میں بھی سستی ہے۔

اجناس کے شعبے کی کمزوری کا نتیجہ تھوک اور خوردہ تجارت کی سرگرمی میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ تاہم اس سال مالیات و بینے اور ٹیلی مواصلات کے متحرک ہونے سے بظاہر خدمات میں تیزی آئی ہے۔ بینکوں کے جزدان میں پی ایس ڈی کے حجم کی وجہ سے ان کی منافع آوری بڑھی ہے اور ملک میں تھری جی فوری خدمات مہیا ہونے سے ٹیلی کام کو فائدہ ہوا ہے (دیکھئے باب 2)۔ سیلولر فون میں اپنے نیٹ ورک کو مزید بہتر بنانے کے لیے بھاری خرچ کر رہی ہیں اور جب صارفین کو زیادہ خدمات ملنا شروع ہوں گی تو اس کا ملک میں دیگر خدمات (مثلاً مالیات، اشتہارات، تفریح، سماجی نیٹ ورکنگ وغیرہ) پر مثبت اثر ہوگا۔

ٹیلی کام پر مبنی درآمدات سے م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستانی درآمدی بل پر مزید 188.3 ملین ڈالر کا بوجھ پڑا۔<sup>2</sup> فولاد کی درآمدات سے 233.3 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ ٹیکسٹائل (خصوصاً ترکیبی) اور کھاد نے مل کر سہ ماہی کے دوران 166.6 ملین ڈالر کا بوجھ ڈالا۔ مجموعی طور پر م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک کی درآمدات 11.6 فیصد بڑھ گئیں جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں صرف 3.0 فیصد بڑھی تھیں۔<sup>3</sup>

اجناس کی قیمتیں پاکستانی درآمدات پر اثر انداز ہوئیں جو م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں 10.4 فیصد کم ہو گئیں جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں 9.0 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ سب سے بڑی کمی نیفتھا میں دیکھی گئی جس کی قیمتیں تیل کے نرخوں سے قریبی تعلق رکھتی ہیں۔ زیادہ پیداوار کے باوجود درآمدات میں کمی غالباً اس بات کی علامت ہے کہ تاجرانہ مال بھیجنے سے پہلے بین الاقوامی منڈی میں قیمتیں مستحکم (اور بحال) ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ مزید یہ کہ بئے ہوئے کپڑوں، تیار ملبوسات اور تولیوں کی کالنی قیمتوں میں کمی نے ان اجناس کی برآمد میں مقداری اضافے کا اثر زائل کر دیا۔ علاوہ ازیں چین میں گرتی ہوئی طلب اور بنگلہ دیش کی زوال پذیر برآمدات کی وجہ سے دھاگے اور آن سلع کی برآمد کم رہی۔ یہ ممالک پاکستان سے ٹیکسٹائل کا خام مال برآمد کرتے ہیں۔

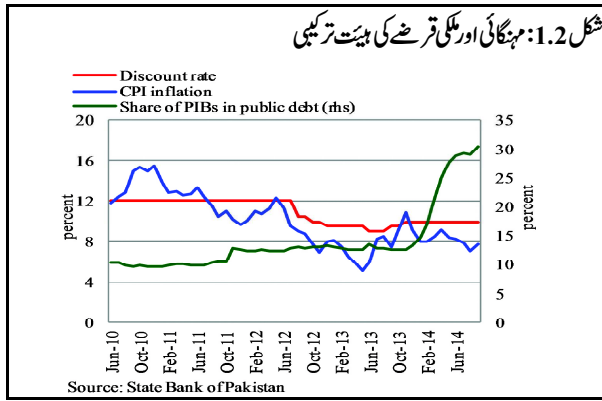
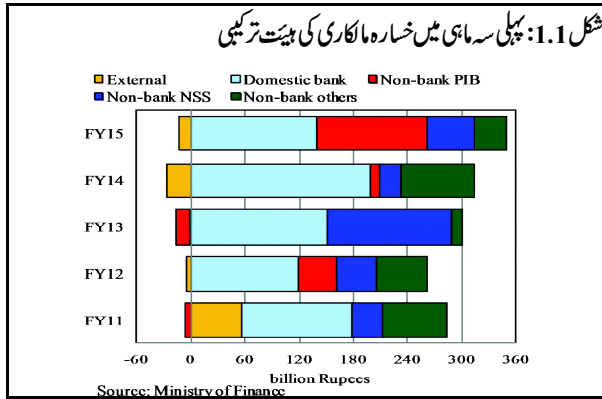
نتیجے کے طور پر م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی تجارتی خسارے میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 1.6 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا۔ سہ ماہی کے دوران ترسیلات زر 765 ملین ڈالر بڑھ جانے کی وجہ سے اس اضافے کی جزوی تلافی ہو گئی۔ اس اضافے کا بڑا حصہ خلیج تعاون کونسل کے ممالک خصوصاً متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب سے آیا۔ تعمیرات سے متعلق پاکستانی کارکنوں کو اس خطے (خصوصاً دبئی) میں انفراسٹرکچر میں کیے جانے والے بلند اخراجات سے فائدہ ہو رہا ہے۔ اتحادی سپورٹ فنڈ سے مزید امداد ملی جس سے خدمات کا خسارہ 401 ملین ڈالر گھٹ گیا۔ مجموعی طور پر اس کے نتیجے میں م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں پچھلے سال کی نسبت جاری کھاتے کا خسارہ 332 ملین ڈالر بڑھ کر 1.6 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ اس خسارے کو پورا کرنا توشیہ کا باعث بنا رہا کیونکہ بیرونی سرمایہ کاریاں پست اور سرکاری امداد توقع سے کم رہی۔ نتیجتاً اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 1.7 فیصد کم ہو گئے اور روپے کی قیمت دوران سہ ماہی 3.7 فیصد گھٹ گئی۔

جاری کھاتے کا بڑھتا ہوا خسارہ، باز ارمبادلہ کی غیر یقینی کیفیت کے ہمراہ ان کلیدی عوامل میں شامل تھا جو زری پالیسی کو سہ ماہی کے دوران سخت رکھنے کے اسٹیٹ بینک کے فیصلے کا سبب بنے۔ دوسرے اہم عامل گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کی بنا پر بھی ابتدا میں کچھ توشیہ پیدا ہوئی مثلاً سیلاب کی وجہ سے فصلوں کو نقصان کے خدشات اور بجلی کے نرخوں میں اضافہ لیکن یہ خدشات بتدریج ختم ہو گئے۔

بہر حال اسٹیٹ بینک نے ڈسکاؤنٹ ریٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی اور روپے کی سیالیت کو بھی بین بینک منڈی میں سخت رکھا۔ مجموعی طور پر رسد زر میں دوران سہ ماہی 0.1 فیصد کی خالص کمی درج کی گئی جبکہ پچھلے سال کی اسی سہ ماہی میں 0.2 فیصد توسیع ہوئی تھی (یہ پست قیمتیں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران زر 2 میں موسمی کمی کی عکاسی کرتی ہیں)۔ ہمارے خیال میں سخت سیالیت اس کمی کے پیچھے اہم عامل نہ تھا۔ اس کی بنیادی وجہ

2 م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیلی مواصلات کی درآمدات 96.3 ملین ڈالر بڑھ گئیں جبکہ ڈیٹا پروسیسنگ آلات کی درآمدات گذشتہ برس سے 92.0 ملین ڈالر زیادہ رہی۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر ٹیلی مواصلات کمپنیوں کو اپنے صارفین کے لیے تھری جی فوری خدمات کی فراہمی کی عکاسی کرتا ہے۔

3 ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔



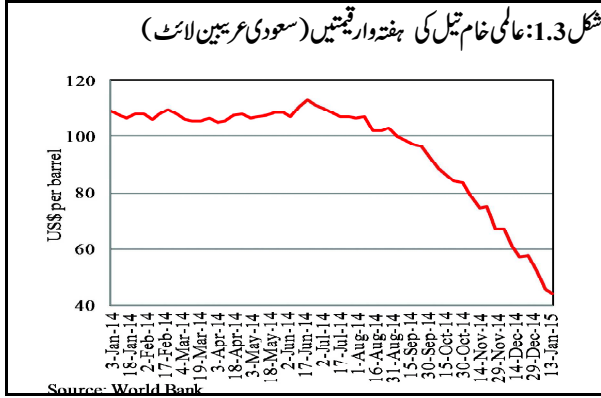
بینکاری نظام کے زوال پذیر خالص بیرونی اثاثے اور نسبتاً کم حکومتی قرض گیری تھی۔ م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں 1.6 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں خالص واپسی ہوئی تھی۔

جہاں تک حکومتی قرض گیری کا تعلق ہے، وہ پچھلے سال کے مقابلے میں کم رہی کیونکہ حکومت پی آئی بیز اور پچت اسکیموں کے ذریعے غیر بینک اداروں سے زیادہ قرض لے سکی (شکل 1.1)۔ بینکاری نظام کے اندر حکومت نے مرکزی بینک سے قرض گیری کے بجائے کمرشل بینکوں سے زیادہ قرض لیا اور وہ بھی پچھلے برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کم رہا۔ پی آئی بیز میں بینکوں کی دلچسپی پوری سہ ماہی میں قائم رہی کیونکہ ٹی بلز اور پی آئی بیز کی شرحوں کے درمیان فرق غیر معمولی طور پر بلند رہا۔ مزید یہ کہ بینک شرح سود میں کمی کی توقع کر رہے تھے جس کی وجہ سے انہیں پی آئی بیز میں رقوم لگانے کی ترغیب ملی (شکل 1.2)۔

حکومت کو ان سرمایہ کاریوں سے ملنے والے قرضے کا خا کہ عرصیت بہتر بنانے میں مدد ملی لیکن اس کا قرض کی واپسی کا بوجھ بڑھتا رہے گا۔ م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں 31 فیصد کا سال بسال اضافہ بلند مالیاتی خسارے کا باعث تھا۔ دوسری طرف حکومت بنیادی فاضل حاصل کرنے میں کامیاب رہی جس سے اخراجات پر قابو کی عکاسی ہوتی ہے۔

توقع کے مطابق محاصل کی وصولی پچھلے سال کی نسبت کم رہی: م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی محاصل کی نمو 19.9 فیصد تھی جو م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کم ہو کر صرف 1.2 فیصد رہ گئی۔ تاہم یکبارگی عوامل کا لحاظ رکھنے کے بعد جنہوں نے پچھلے سال غیر ٹیکس وصولیوں کو بہت بڑھا دیا تھا، محاصل کی مجموعی نمو م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑھ کر 8.4 فیصد ہو گئی۔ 4 ٹیکس محاصل میں یہ کمی بنیادی طور پر ٹیکس ڈولپمنٹ سہ چارج کے تحت وصولی میں کمی کی عکاسی کرتی ہے۔ مزید یہ کہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کی بلند نمو صوبائی ٹیکس محاصل (خصوصاً پنجاب میں) میں تیزی سے اضافے کی بنا

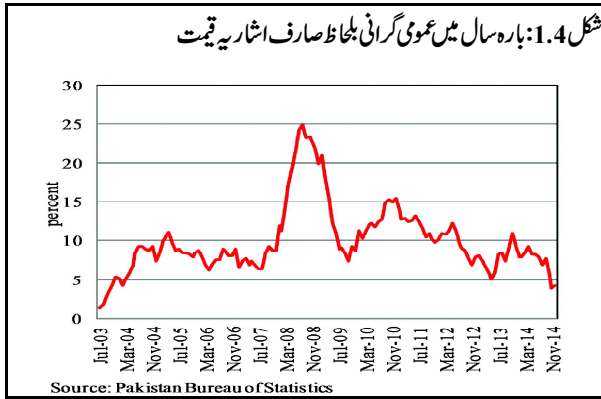
4 حکومت نے م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں یونیورسل سروس فنڈ سے 67.0 ارب روپے اور پی ایس ایز سے 56.7 ارب روپے اکٹھا کیے تھے۔ م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ یکبارگی وسائل دستیاب نہ تھے۔



پر ہوئی کیونکہ صوبوں نے خدمات پر وصولی شروع کر دی تھی۔ یہ اساسی اثر بھی م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں دستیاب نہ تھا۔

## 1.2 جانچ اور مستقبل کے امکانات

پاکستان کا آئی ایم ایف سے توسیعی فنڈ سہولت کا معاہدہ شروع ہوئے ایک سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ مالیاتی اور بجلی کے شعبوں میں ساختی اصلاحات شروع کر دی گئی ہیں اور بین الاقوامی منڈی اور بین الاقوامی مالی اداروں سے رقوم حاصل کر کے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔<sup>5</sup> مزید برآں گیس کی بڑھتی ہوئی قلت کو کم کرنے کے لیے جو ملکی صنعت پر منفی اثرات ڈال رہی ہے، حکومت فی الحال ملک میں قدرتی گیس درآمد کرنے کے مختلف راستوں کا جائزہ لے رہی ہے۔ اس تناظر میں م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کلیدی معاشی



متغیرات میں رگڑ سے اندازہ ہوتا ہے کہ معیشت کے اہم شعبوں میں اصلاحات کا عمل کچھ وقت لے گا۔ تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ آئندہ سہ ماہیوں میں وسیع تر نتائج اتنے شدید نہیں ہوں گے جتنے پہلی سہ ماہی میں تھے۔

بلاشبہ اہم ترین عامل رواں مالی سال کے آغاز سے تیل کی عالمی قیمتوں میں بڑی کمی ہے (شکل 1.3)۔ آخر جون سے 16 جنوری کے دوران خام تیل (سعودی عربین لائٹ) کی قیمتیں 60.4 فیصد کم ہو گئیں۔ توقع تھی کہ 27 نومبر کو ویانا میں اپنے اجلاس کے موقع پر اوپیک پیداوار میں کمی کرے گی لیکن اوپیک نے اگلے چھ ماہ کے لیے اپنی پیداواری حکمت عملی تبدیل نہ کرنے کا فیصلہ کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیمت میں بحالی کی توقع نہیں کی جا رہی۔<sup>6</sup> مارکیٹ نے اس فیصلے پر اس طرح رد عمل ظاہر کیا کہ اگلے ہفتے قیمتیں 10.6 فیصد کم کر دیں۔<sup>7</sup>

<sup>5</sup> مثال کے طور پر م س 14ء میں حکومت نے یورو بانڈ جاری کیے اور یو بی ایل کے حصص فروخت کیے جبکہ م س 15ء میں اس نے بین الاقوامی منڈی میں سکوٹ جاری کیے ہیں اور دیگر اداروں (جیسے انجی نی ایل) میں اپنا حصہ بیچنے کے منصوبے ہیں۔

<sup>6</sup> اس مسئلے پر اوپیک منقسم تھی، ایک طرف ونیزویلا اور ایران تھے جو تیل کی پیداوار میں کوئی کمی نہیں چاہتے تھے اور دوسری طرف خلیج اور روس تھے جو تیل کی قیمتوں میں زوال کے حامی تھے۔

<sup>7</sup> بعض تجزیہ کار اسے خلیج کے ممالک اور امریکہ کے درمیان قیمتوں کی نئی جنگ کہتے ہیں جبکہ بعض اسے شیل فارمیشن سے تیل نکالنے والی امریکی فرموں کو قیمتوں کے معاملے میں شکست دینے کی اوپیک کی حکمت عملی گردانتے ہیں۔ جو صورت بھی ہو، تیل کی کم قیمتیں پاکستان جیسے تیل درآمد کرنے والے ممالک کے لیے نیک شگون ہیں۔

پاکستان کے بیرونی شعبے کو تیل کی قیمتوں میں کمی سے سب سے زیادہ فائدہ ہوگا کیونکہ ہمارے درآمدی بل کا تقریباً 35 فیصد پٹرولیم پر مشتمل ہے۔ گرانے بھی ابتدائی توقعات سے کافی کم رہنے کا امکان ہے کیونکہ حکومت بین الاقوامی نرخوں کے مطابق پٹرولیم مصنوعات کی خوردہ قیمتیں باقاعدگی سے گھٹا رہی ہے۔<sup>8</sup> عمومی گرانے نومبر 2014ء میں 4.0 فیصد اور دسمبر 4.3 فیصد پر پہنچ گئی جو 13 سال کی کم سے کم سطح ہے جس سے جولائی تا دسمبر کی گرانے صرف 6.1 فیصد رہ گئی جبکہ پورے سال کا ہدف 8.0 فیصد تھا (شکل 1.4)۔ ایندھن کی قیمتوں کے علاوہ کم گرانے بعض اہم غذائی اشیاء جیسے گندم، گہوؤں کے آٹے، پیاز اور ٹماٹر کی قیمتوں کی ارزانی کی وجہ سے ممکن ہوئی۔ مزید برآں، جیسا کہ پچھلی رپورٹوں میں کہا گیا ہے، گھرانے اپنی مہنگائی کی توقعات توانائی اور ایندھن کی قیمتوں سے منسلک کرتے ہیں۔ ان عوامل کی بنیاد پر ہمیں توقع ہے کہ مئی 15ء میں پورے سال کی گرانے 4.5 سے 5.5 فیصد کی حدود میں رہے گی۔

بیرونی صورتحال آئندہ سہ ماہیوں میں بہتر ہونے کا امکان ہے۔ ایندھن کی قیمتوں کے علاوہ مندرجہ ذیل عوامل اس میں کردار ادا کریں گے:

(i) ای ایف ایف کے چوتھے اور پانچویں جائزے پر آئی ایم ایف سے مذاکرات کامیابی سے مکمل ہو گئے ہیں۔ آئی ایم ایف نے پیش رفت اور پیداواری نمو پر اطمینان ظاہر کیا ہے اور دسمبر 2014ء میں 1.1 ارب ڈالر کی قسط جاری کر دی ہے۔

(ii) نومبر 2014ء میں پاکستان نے بین الاقوامی مارکیٹ میں صکوک کا کامیاب اجرا کیا۔<sup>9</sup> ابتدا میں ہدف 500 ملین ڈالر مقرر کیا گیا تھا لیکن یورو بانڈ کی طرح صکوک کی توقع سے زیادہ سبسکریپشن ہوئی اور حکومت ایک ارب ڈالر حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔

(iii) مئی 14ء میں یو بی ایل کے حصص کی فروخت کے بعد حکومت اب مئی 15ء میں اے بی ایل اور ایچ بی ایل میں اپنا حصہ فروخت کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ ان حصص کی فروخت سے نہ صرف حکومت کو میزانیہ مالکاری فراہم ہوگی بلکہ دوران سال ایک ارب ڈالر سے زائد کا زر مبادلہ بھی مل جائے گا۔

(iv) مالی سال 15ء کی دوسری سہ ماہی میں برآمدات میں وسیع الہیاد بحالی (2.7 فیصد سال بسال) ہوئی ہے اور اس کے ساتھ ملک میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بھی خاص اضافہ ہوا ہے (ٹیلی مواصلات کے شعبے میں)۔

بیرونی شعبے کے یہ مثبت امکانات اور دوسری سہ ماہی میں پست گرانے نے اسٹیٹ بینک کے لیے نومبر میں پالیسی ریٹ کو 50 بیس پوائنٹس گھٹا کر 9.5 فیصد کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اس کوٹنی کا وقت اہم تھا کیونکہ قرضے کی موٹی طلب عموماً نومبر اور دسمبر میں بڑھ جاتی ہے۔ جنوری 2015ء میں اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ کو مزید 100 بیس پوائنٹس کم کر کے 8.5 فیصد کر دیا ہے جو کئی سال کی پست ترین سطح ہے۔

<sup>8</sup> مئی 15ء کی پہلی سہ ماہی میں پٹرول کی قیمتیں 1.1 روپے فی لٹر کم کرنے کے بعد حکومت نے مزید کٹوتیاں کیں: اکتوبر 2014ء میں 2.9 روپے فی لٹر، نومبر میں 9.4 روپے فی لٹر اور دسمبر 2014ء میں 9.7 روپے فی لٹر۔

<sup>9</sup> 2.3 ارب ڈالر کی پیش کردہ رقم کے ساتھ صکوک کی پانچ گنا اوور سبسکریپشن ہوئی (ماخذ: [http://www.finance.gov.pk/releases\\_nov\\_14.html](http://www.finance.gov.pk/releases_nov_14.html))

جہاں تک مالیاتی شعبے کا تعلق ہے، سال کے دوران یہ 0.6 فیصدی درجے استحکام کا ہدف حاصل کرنا دشوار ہو سکتا ہے۔<sup>10</sup> محاصل پیدا کرنے کے حوالے سے ایف بی آر نے سال کے دوران ٹیکس کی وصولی میں 24.0 فیصد نمو کا حساب رکھا تھا لیکن مئی 15ء کی پہلی سہ ماہی میں صرف 13.1 فیصد نمو حاصل ہو پائی۔ چنانچہ اگلی تین سہ ماہیوں میں بہت کچھ کرنے کی گنجائش ہے۔ اگر ایف بی آر کو پورے سال کا ہدف حاصل کرنا ہے تو اس کے محاصل اکتوبر تا جون میں 27 فیصد بڑھنے چاہئیں۔<sup>11</sup> علاوہ ازیں دوسری سہ ماہی کے دوران تیل کی قیمتوں میں نمایاں کمی سے اس ذریعے سے حکومتی محاصل کم ہو سکتے ہیں۔ اخراجات میں سودی ادائیگیاں مستحکم رہیں گی لیکن مارکیٹ کی ان توقعات کے پیش نظر کہ شرح سود میں زوال کا رجحان جاری رہے گا، یہ نمو کم ہو سکتی ہے۔ حکومت پی آئی بیز اور قومی بچت اسکیموں پر منافع پہلے ہی کم کر چکی ہے۔<sup>12</sup>

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، خسارے کو پورا کرنا سال کی بقیہ سہ ماہیوں میں زیادہ مسئلہ نہیں ہوگا۔ اہم مالیاتی خسارے کے ساختی جز کو کم کرنے کے لیے ضروری اصلاحات درکار ہیں۔ حکومت نے مالیاتی اصلاحات نافذ کرنے کے لیے وسط مدتی حکمت عملی تشکیل دی ہے جس میں محاصل کی پیداوار بہتر بنانے سے لے کر گھٹائے میں جانے والی پی ایس ایز (جیسے پی آئی اے اور پاکستان اسٹیل) میں نجی شعبے کی شرکت بڑھانے تک مختلف اصلاحات شامل ہیں۔ پاکستان ریلویز، جینکو اور ڈسکوز کی تشکیل نو کے منصوبے بھی شروع کیے جا رہے ہیں تاکہ یہ پی ایس ایز پاکستان کی معاشی ترقی میں مثبت حصہ ڈال سکیں۔ تاہم ان منصوبوں میں تیزی لائی جانی چاہیے اور ان کی انتظامی اور عملی نااہلیوں اور مالیاتی شعبے اور بقیہ معیشت پر ان کے اثرات پر توجہ دی جانی چاہیے۔

10 حکومت نے مالیاتی خسارے کا ہدف مئی 14ء میں پی ڈی پی کے 5.5 فیصد سے گھٹا کر مئی 15ء میں پی ڈی پی کا 4.9 فیصد کر دیا ہے۔

11 اکتوبر تا جون کی مدت کے دوران ٹیکس وصولی پچھلے پانچ برسوں میں 17 فیصد کی اوسط نمو سے بڑھی۔

12 20 نومبر کو ہونے والی پی آئی بی نیلامی میں تین سالہ پی آئی بی پر قطع شرح کچھلی نیلامی کے مقابلے میں (23 اکتوبر کو زری پالیسی فیصلے سے پہلے) 160 بیس پوائنٹس کم کر دی گئی۔ پانچ سالہ اور دس سالہ پی آئی بی پر حکومت نے قطع شرح بالترتیب 190 اور 150 بی پی ایس کم کی۔ اسی طرح قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع اس طرح کم کی گئی: ریگولر اکم سرٹیفکیٹس پر 21 بی پی ایس، ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس پر 167 بی پی ایس، انجینئرنگ سیونگ سرٹیفکیٹس پر 200 بی پی ایس اور پرنسٹن بی بی فٹس اکاؤنٹس پر 132 بی پی ایس۔